"مؤمل بن اسماعیل" کی پچیس (۲۵) محدثین سے توثیق

اور اقوال جرح کا جائزہ

إثبات الدليل

على توثيق

مؤمل بن إسماعيل

از

ابو الفوزان کفایت اللہ السنابلی

داعی اسلامک انفارمیشن سینٹر، ممبئی۔

www.KitaboSunnat.com

ناشر

اسلامک انفارمیشن سینٹر، ممبئی

IC Islamic Information Centre

Gala No.6, Swastik Chambers, Below Kurla Nursing Home, Pipe Road, Kurla (W), Mumbai - 400070

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (**Upload**) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (**Download**) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

”مؤمل بن اسماعیل“ کی پچیس (۲۵) محدثین سے توثیق
اورا قوال جرح کا جائزہ

إثبات الدليل
على توثيق
مؤمل بن إسماعيل

از

ابو الفوزان کفایت اللہ السنابلی

ناشر

اسلامک انفارمیشن سینٹر، ممبئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

مؤمل بن اِسماعیل القرشی العدوی أبوعبدالرحمٰن البصری۔

آپ امام سفیان ثوری وغیرہ کے شاگرد ہیں۔

اور امام احمد، امام علی ابن المدینی اور امام اسحاق بن راھویہ وغیرہ کے استاذ ہیں۔

آپ کی احادیث بخاری (شواہد)، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ میں ہیں۔ دیکھئے: [تھذیب الکمال للمزی: ۱۷۶/۲۹]۔

درج ذیل اقوال سے تضعیف ثابت نہیں ہوتی

❁ امام أحمد بن حنبل رحمہ اللہ (المتوفی: ۲۴۱) نے کہا:

"مؤمل كان يخطىء"

"مؤمل غلطی کرتے تھے۔" [علل أحمد رواية المروذی: ص: ۶۰]۔

عرض ہے کہ غلطیاں ثقہ رواۃ سے بھی ہوتی ہیں اس لئے محض غلطی کرنے کی وجہ سے کسی کو ضعیف نہیں کہہ سکتے ہیں۔ بلکہ ضعیف کہنے کے لئے ضروری ہے کہ راوی کی بکثرت غلطی ثابت ہو۔

❁ امام أبوداؤد رحمہ اللہ (المتوفی: ۲۷۵) سے ابوعبید نے نقل کرتے ہوئے کہا:

"سألت أبا داؤد عن مؤمل بن إِسماعيل ، فعظمه ورفع من شأنه الا انه يهم فى الشيء"

"میں نے امام ابوداؤد سے مؤمل کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس راوی کی عظمتِ شان کو بیان کیا اور کہا: لیکن یہ بعض چیزوں میں غلطی کرتے ہیں۔" [تھذیب الکمال للمزی: ۱۷۸/۲۹]۔

عرض ہے کہ امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے بھی محض بعض چیزوں میں انہیں غلطی کرنے والا کہا ہے یعنی ان کی غلطیاں امام ابوداؤد کے نزدیک کم ہیں۔

❁ امام یعقوب بن سفیان الفسوی رحمہ اللہ (المتوفی: ۲۷۷) نے کہا:

"ومؤمل بن إسماعيل سنى شيخ جليل ، سمعت سليمان بن حرب يحسن الثناء عليه يقول: كان مشيختنا يعرفون له ويوصون به ، إلَّا أن حديثه لا يشبه حديث أصحابه ، حتى ربما قَال : كان لا يسعه أن يحدث وقد يجب على أهل العلم أن يقفوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن حديثه ، ويتخففوا من الرواية عنه؛ فإنه منكر يروى المناكير عن ثقات شيوخنا ، وهذا أشد فلو كانت هذه المناكير عن ضعاف لكنا نجعل له عذرًا"

"مؤمل بن اسماعیل سنی اور جلیل القدر شیخ تھے، میں نے سلیمان بن حرب سے ان کی عمدہ تعریف کرتے ہوئے سنا۔آپ کہتے تھے: ہمارے مشائخ انہیں جانتے تھے اوران سے طلب علم کا مشورہ دیتے تھے۔مگران کی حدیث ان کے دیگر ساتھیوں جیسی نہیں ہے،حتیٰ کہ آپ نے بعض دفعہ کہا: آپ کے لئے حدیث بیان کرنا مناسب نہ تھا، اوراہل علم پر واجب ہے کہ ان سے حدیث لینے میں محتاط رہیں اوران سے بہت کم روایت کریں، کیونکہ یہ منکر ہیں اور ہمارے ثقہ مشائخ سے مناکیر بیان کرتے ہیں، اور یہ بہت بڑی بات ہے کیونکہ اگر یہ مناکیر ضعیف رواۃ سے بیان کی جاتیں تو ہم مؤمل کو معذور سمجھتے ۔"

[المعرفة والتاريخ للفسوى:۵۲/۳]۔

اس قول میں سلیمان بن حرب نے مؤمل کو منکر کہنے کی وجہ یعنی ان پر جرح کا سبب یہ بتلایا ہے کہ "**یروی المناکیر**" (وہ منکرروایات بیان کرتے ہیں)۔

اوراس بنیاد پرکسی کو منکر نہیں کہا جاسکتا کیونکہ مناکیر روایت کرنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ روایت کرنے والا ہی اس کا ذمہ دار ہے۔

امام ذہبی رحمہ اللہ (المتوفی:۷۴۸) نے کہا:

"**قلت: ما كل من روى المناكير يضعف**"

"میں کہتا ہوں کہ: ایسا نہیں ہے کہ ہر وہ شخص جو منکر روایات بیان کرے اسے ضعیف قرار دیا جائے گا۔" [میزان الاعتدال للذہبی: ۱۱۸/۱]۔

مولانا عبدالحیٔ لکھنوی حنفی (المتوفی:۱۳۰۴)

" **بين قولهم: هذا الراوى منكر الحديث ، وبين قولهم: يروى المناكير فرق**"

"محدثین کے قول "یہ راوی منکرالحدیث ہے" اوران کے قول یہ "منکراحادیث بیان کرتا ہے" میں فرق ہے۔" [الرفع والتکمیل :ص: ۲۰۰]۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا آگے لکھتے ہیں:

"وَكَذَا لَا تَظن من قَوْلهم فلان روى الْمَنَاكِير اَوْ حَدِيثه هَذَا مُنكر ونحو ذلک انه ضعيف"

"اسی طرح محدثین کے قول "فلاں نے منکر روایات بیان کی" یا "اس کی یہ حدیث منکر ہے" یا اس جیسے الفاظ سے یہ ہرگز نہ سمجھو کہ یہ راوی ضعیف ہے۔" [الرفع والتکمیل: ص:۲۰۱]۔

رہی بات یہ کہ مؤمل نے جن مشائخ سے منکر روایات بیان کی ہیں وہ ثقہ تھے تو بھی یہ ضروری نہیں ہے کہ ان اساتذہ سے اوپر کے رواۃ میں ضعف موجود نہ ہو۔

❁ عبدالباقی بن قانع (المتوفی:۳۵۱) نے کہا:

"صالح يخطیء"

"ابن قانع نے کہا: یہ صالح ہے غلطی کرتا ہے۔" [تهذيب التهذيب لابن حجر: ۳۳۹/۱۰، وابن حجر ينقل من كتابه]۔

عرض ہے کہ اس قول میں بھی صرف غلطی کرنے کی بات ہے اور محض غلطی کرنے سے کوئی راوی ضعیف نہیں ہوجاتا کیونکہ بڑے بڑے ثقہ سے بھی غلطی ہوجاتی ہے۔

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ (المتوفی:۳۵۴) نے کہا:

"ربما أخطأ"

"یہ کبھی کبھار غلطی کرتے تھے۔" [الثقات لابن حبان ت االعثمانية: ۱۸۷/۹]۔

عرض ہے کہ کبھی کبھار غلطی کرنے سے کوئی راوی ضعیف نہیں ہوتا جب تک کہ اس کا بکثرت غلطی کرنا ثابت نہ ہو۔

❁ امام دارقطنی رحمہ اللہ (المتوفی:۳۸۵) نے کہا:

"صدوق كثير الخطأ"

"یہ سچے ہیں اور زیادہ غلطیاں کرنے والے ہیں۔" [سؤالات الحاكم للدارقطني: ص:۲۷٦]۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ کے اس قول سے بھی تضعیف ثابت نہیں ہوسکتی کیونکہ خود امام دارقطنی رحمہ اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے مؤمل بن اسماعیل کی ایک حدیث کے بارے میں کہا:

"إسناد صحيح"

"اس کی سند صحیح ہے۔" [سنن الدارقطنی: ۱۸۶/۲]۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ امام دارقطنی کے قول میں **کثیر الخطاء** سے مراد متعدد بار غلطی کرنا ہے یا غیر قادح غلطی کرنا ہے۔ کیونکہ امام دارقطنی رحمہ اللہ ان کی روایات کو صحیح بھی کہتے ہیں لہٰذا ان دونوں طرز عمل میں تطبیق دینا ضروری ہے۔ اس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اپنی ضعفاء والی کتاب میں مؤمل کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

❁ امام ہیثمی رحمہ اللہ (المتوفی: ۸۰۷) نے کہا:

"مؤمل بن إسماعيل وثقه ابن معين وضعفه الجمهور"

"مؤمل بن اسماعیل کو ابن معین نے ثقہ کہا ہے اور جمہور نے ان کی تضعیف کی ہے۔" [مجمع الزوائد للهيثمي: ۶۳/۵]۔

عرض ہے کہ امام ہیثمی رحمہ اللہ کے اس جملہ کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ امام ہیثمی رحمہ اللہ کے نزدیک بھی مؤمل بن اسماعیل ضعیف ہے کیونکہ یہاں پر امام ہیثمی رحمہ اللہ نے اپنے الفاظ میں مؤمل پر جرح نہیں کی ہے اور دوسرے مقامات پر اپنے الفاظ میں امام ہیثمی رحمہ اللہ نے مؤمل کو ثقہ کہا ہے کما سیاتی۔

نیز امام ہیثمی رحمہ اللہ کا یہ کہنا بھی محل نظر ہے کہ جمہور نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ جیسا کہ تفصیل آ رہی ہے۔

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (المتوفی: ۸۵۲) نے کہا:

"صدوق سيء الحفظ"

"آپ سچے ہیں، برے حافظہ والے ہیں۔" [تقريب التهذيب لابن حجر: رقم: ۷۰۲۹]۔

عرض ہے کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے نزدیک اس صیغہ سے تضعیف مراد نہیں ہوتی ہے بلکہ ان کے نزدیک ایسا راوی حسن الحدیث ہوتا ہے۔ دیکھئے: [یزید بن معاویہ پر الزامات کا تحقیقی جائزہ: ص: ۶۷۳-۶۷۴]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ایک دوسری کتاب میں کہا:

"فی حدیثه عن الثوری ضعف"

"سفیان ثوری سے مؤمل کی حدیث میں ضعف ہے۔" [فتح الباری لابن حجر: ۲۳۹/۹]۔

عرض ہے کہ غالبًا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے یہ بات امام ابن معین کی طرف منسوب ایک قول کی بنیاد پر کہی ہے چنانچہ ابن حجر رحمہ اللہ سے قبل اس طرح کی بات امام ابن معین سے ابن محرز نے نقل کی ہے دیکھئے: [معرفة الرجال لابن معین: ۱۱٤/۱]۔

لیکن ابن محرز مجہول ہے اس کے ثقہ ہونے کی کوئی دلیل نہیں۔

نیز خود ابن معین رحمہ اللہ سے ان کے شاگرد امام عثمان الدارمی رحمہ اللہ (المتوفی: ۲۸۰) نے کہا:

"قلت لیحیی بن معین أی شیء حال المؤمل فی سفیان فقال هو ثقة قلت هو ثقة قلت هو أحب إلیک أو عبید الله فلم یفضل أحدا علی الآخر"

"میں نے امام یحیٰی بن معین رحمہ اللہ سے کہا: سفیان ثوری کی حدیث میں مؤمل کی حالت کیسی ہے تو امام ابن معین رحمہ اللہ نے کہا: وہ ثقہ ہیں۔ میں نے کہا: وہ ثقہ ہیں تو یہ بتائیں کہ آپ کے نزدیک وہ زیادہ محبوب ہیں یا عبیداللہ؟ تو امام ابن معین نے ان دونوں میں کسی کو بھی دوسرے پر فضیلت نہیں دی۔" [الجرح والتعدیل لابن أبی حاتم: ۳۷٤/۸ واسناده صحیح]۔(۱)

امام ابن رجب رحمہ اللہ نے اسی قول کو عثمان بن سعید کی کتاب سے نقل کیا ہے۔ دیکھئے: [شرح علل الترمذی لابن رجب: ص: ۲۷٤]۔

معلوم ہوا کہ امام ابن معین رحمہ اللہ سے یہ بات ثابت ہی نہیں ہے کہ انہوں نے مؤمل کو سفیان ثوری کے طریق میں ضعیف کہا ہے بلکہ اس کے برعکس یہ ثابت ہے کہ امام ابن معین نے مؤمل کو سفیان ثوری کے طریق میں ثقہ قرار دیا ہے۔

(۱) اس قول کو ابن ابی حاتم نے اپنے استاذ "یعقوب بن إسحاق" سے نقل کیا ہے اور یہ ثقہ ہیں کیونکہ امام ابوحاتم رحمہ اللہ نے ان سے روایت بیان کی ہے اور یہ صرف ثقہ سے روایت بیان کرتے ہیں نیز ان پر کوئی جرح موجود نہیں ہے۔ دیکھئے: انوار البدر فی وضع الیدین علی الصدر: ص ۱۲۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درج ذیل اقوال ثابت نہیں ہیں

امام مزی رحمہ اللہ (المتوفی:۷۴۲) نے کہا:

”وقال البخاری: منکر الحدیث“

”امام بخاری نے کہا: یہ منکر الحدیث ہے“ [تهذيب الكمال للمزى:۱۷۸/۲۹]۔

عرض ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ سے یہ قول ثابت نہیں ہے۔ بلکہ امام مزی سے یہ قول نقل کرنے میں غلطی ہوئی ہے۔ دراصل امام بخاری رحمہ اللہ نے ”مؤمل بن سعید بن یوسف“ کو ”منکر الحدیث“ کہا ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ کی کتاب میں اسی نام سے پہلے مؤمل بن اسماعیل کا تذکرہ ہے۔ چونکہ امام بخاری کی کتاب میں دونوں نام ایک ساتھ مذکور ہیں اس لئے جلد بازی میں امام مزی سے چوک ہوگئی اور دوسرے راوی سے متعلق امام بخاری کی جرح کو پہلے راوی سے متعلق سمجھ لیا۔

ذیل میں اس بات کے تین دلائل ملاحظہ ہوں کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے مؤمل بن اسماعیل کو منکر الحدیث نہیں کہا ہے:

☆ پہلی دلیل:

امام بخاری کی اپنی کتاب التاریخ الکبیر میں مؤمل بن اسماعیل کا تذکرہ یوں ہے:

”مؤمل بن إسماعيل، أبو عبد الرحمن. مولى آل عمر بن الخطاب القرشى. سمع الثورى، وحماد بن سلمة. مات سنة خمس، أو ست، ومئتين. البصرى، سكن مكة“

”مؤمل بن اسماعیل، ابوعبدالرحمٰن، مولیٰ آل عمر بن الخطاب القرشی۔ انہوں نے سفیان ثوری اور حماد بن سلمہ سے سنا ہے اور ۲۰۵ یا ۲۰۶ میں آپ کی وفات ہوئی ہے آپ بصری تھے اور مکہ میں سکونت پذیر تھے۔“ [التاريخ الكبير للبخارى:۴۹/۸]۔

قارئین غور فرمائیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے مؤمل بن اسماعیل کے پورے تذکرہ میں کہیں بھی انہیں ”منکر الحدیث“ نہیں کہا ہے۔

البتہ ان کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ نے مؤمل بن سعید بن یوسف کا تذکرہ کیا اور کہا:

”مؤمل بن سعيد بن يوسف، أبو فراس، الرحبى، الشامى. سمع أباه، سمع منه سليمان بن سلمة. منكر الحديث“

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''مؤمل بن سعید بن یوسف، ابوفراس، الرجبی، الشامی، انہوں نے اپنے والد سے سنا اور ان سے سلیمان بن سلمہ نے سنا۔ یہ ''منکر الحدیث'' تھے۔'' [التاريخ الكبير للبخاري:٤٩/٨]۔

معلوم ہوا کہ امام بخاری نے مؤمل بن اسماعیل کو نہیں بلکہ اس کے بعد مذکور مؤمل بن سعید کو ''منکر الحدیث'' کہا ہے۔

☆ دوسری دلیل:

اگر امام بخاری نے مؤمل بن اسماعیل کو ''منکر الحدیث'' کہا ہوتا تو امام بخاری رحمہ اللہ اس کا تذکرہ اپنی ضعفاء والی کتاب میں بھی کرتے لیکن امام بخاری رحمہ اللہ نے ضعفاء والی کتاب میں مؤمل بن اسماعیل کا تذکرہ نہیں کیا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ کے نزدیک مؤمل بن اسماعیل ''منکر الحدیث'' ہرگز نہیں۔

☆ تیسری دلیل:

امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں مؤمل بن اسماعیل سے شواہد میں روایات لی ہیں کما سیاتی، اور اگر امام بخاری کے نزدیک یہ منکر الحدیث ہوتے تو امام بخاری رحمہ اللہ ان سے شواہد میں بھی روایات نہیں لیتے کیونکہ امام بخاری رحمہ اللہ کا خود کہنا ہے:

''كل من قلت فيه منكر الحديث فلا تحل الرواية عنه''

''میں نے جسے بھی منکر الحدیث کہا ہے اس سے روایت لینا جائز نہیں ہے۔'' [بيان الوهم والإيهام في كتاب الأحكام: ٢٦٤/٢ بحواله التاريخ الأوسط للبخاري]۔

ان دلائل سے معلوم ہوا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے مؤمل بن اسماعیل کو منکر الحدیث نہیں کہا ہے بلکہ اس کے بعد مذکور اسی نام کے دوسرے راوی مؤمل بن سعید کو منکر الحدیث کہا ہے لیکن امام مزی رحمہ اللہ سے سبقت نظر کی وجہ سے دوسرے راوی پر کی گئی جرح پہلے راوی سے متعلق نقل ہوگئی۔

بطور فائدہ عرض ہے کہ سبقت نظر کی وجہ سے نقل میں اسی طرح کی غلطی ایک دوسرے مقام پر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ سے بھی ہوئی ہے چنانچہ:

''اَبو علی جندل بن والق'' نام کا ایک راوی ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کے بارے میں امام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلم سے سخت جرح نقل کرتے ہوئے کہا:

”قال مسلم في الكنى متروك“

”امام مسلم ”الکنی“ میں فرماتے ہیں کہ یہ متروک ہے۔“ [تهذيب التهذيب لابن حجر:۱۰۲/۲]۔

عرض ہے کہ الکنی میں ”أبوعلی جندل بن والق“ کا ذکر موجود ہے لیکن اس کے کسی بھی دستیاب نسخہ میں اس راوی پر یہ جرح نہیں ملتی بلکہ اس کے فوراً بعد جو دوسرا راوی ”أبوعلی الحسن بن عمرو“ ہے اس کے بارے میں امام مسلم کی جرح متروک موجود ہے۔

ظن غالب ہے کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ سے امام مسلم کی جرح نقل کرنے میں سہو ہوا ہے اور سبقت نظر کے سبب بعد والے راوی سے متعلق جرح کو پہلے والے راوی سے متعلق سمجھ لیا واللہ اعلم۔

یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے امام مزی رحمہ اللہ نے مومل بن اسماعیل سے متعلق امام بخاری کی جرح منکرالحدیث نقل کردی حالانکہ امام بخاری کی کتاب میں مومل بن اسماعیل کا ذکر موجود ہے لیکن اس کے کسی بھی دستیاب نسخہ میں اس راوی پر یہ جرح نہیں ملتی بلکہ اس کے فوراً بعد جو دوسرا راوی مومل بن سعید ہے اس کے بارے میں امام بخاری کی جرح منکرالحدیث موجود ہے۔

ظن غالب ہے کہ امام مزی رحمہ اللہ سے امام بخاری رحمہ اللہ کی جرح نقل کرنے میں سہو ہوا ہے اور سبقت نظر کے سبب بعد والے راوی سے متعلق جرح کو پہلے والے راوی سے متعلق سمجھ لیا۔

❁ امام ذہبی رحمہ اللہ (المتوفی:۷۴۸) نے امام ابوزرعہ (المتوفی:۲۶۴) سے نقل کہا:

”في حديثه خطأ كثير“

”اس کی حدیث میں بہت غلطی ہے۔“ [ميزان الاعتدال للذهبي:۲۲۸/٤]۔

عرض ہے کہ یہ قول امام ابوزرعہ سے ثابت نہیں ہے نیز دوسرے کسی بھی امام نے امام ابوزرعہ سے مؤمل پر جرح نقل نہیں کی ہے۔

❁ ابن محرز مجہول ونامعلوم التوثیق والتعدیل نے ابن معین سے نقل کیا:

”قبيصة ليس بحجة في سفيان ولا ابو حذيفة ولا يحيى بن آدم ولا مؤمل“

”قبیصہ سفیان کی روایت میں حجت نہیں ہے اور نہ ہی ابوحذیفہ اور نہ ہی یحیٰی بن آدم اور نہ ہی مؤمل۔“ [معرفة الرجال، رواية ابن محرز:۱۱٤/۱]۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض ہے کہ یہ قول امام ابن معین رحمہ اللہ سے ثابت نہیں ہے کیونکہ اسے نقل کرنے والا ابن محرز مجہول ونامعلوم التوثیق ہے۔

نیز امام ابن معین سے اس کے بالکل برعکس بات ثابت ہے وہ یہ کہ امام ابن معین رحمہ اللہ نے سفیان ثوری کی روایت میں مؤمل کو ثقہ کہا ہے چنانچہ:

امام عثمان الدارمی رحمہ اللہ (المتوفی:۲۸۰) نے کہا:

”قلت لیحیی بن معین أی شیء حال المؤمل فی سفیان فقال هو ثقة قلت هو ثقة قلت هو أحب إلیک أو عبید الله فلم یفضل أحدا علی الآخر“

”میں نے امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ سے کہا: سفیان ثوری کی حدیث میں مؤمل کی حالت کیسی ہے تو امام ابن معین رحمہ اللہ نے کہا: وہ ثقہ ہیں۔ میں نے کہا: وہ ثقہ ہیں تو یہ بتائیں کہ آپ کے نزدیک وہ زیادہ محبوب ہیں یا عبیداللہ؟ تو امام ابن معین نے ان دونوں میں سے کسی کو بھی دوسرے پر فضیلت نہیں دی۔“ [الجرح والتعدیل لابن أبی حاتم:۸/۳۷۴،واسناده صحیح]۔

امام ابن رجب رحمہ اللہ نے اسی قول کو عثمان بن سعید کی کتاب سے نقل کیا ہے۔ دیکھئے: [شرح علل الترمذی لابن رجب: ص:۲۷٤]۔

❁ امام مزی رحمہ اللہ (المتوفی:۷۴۲) نے بغیر کسی حوالہ کے کہا:

”وَقَال غیره: دفن کتبه فکان یحدث من حفظه ، فکثر خطؤه“

”دوسرے لوگوں نے کہا ہے کہ اپنی کتابیں دفن ہونے کے بعد یہ اپنے حافظہ سے روایت کرتے تھے تو ان سے بکثرت غلطیاں ہوئیں۔“ [تهذیب الکمال للمزی:۲۹/۱۷۸]۔

عرض ہے کہ یہ قول بھی ثابت نہیں ہے نیز قائل کا بھی نام معلوم نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جارحین کے اقوال

❁ امام أبوحاتم الرازی رحمہ اللہ (المتوفی: ۲۷۷) نے کہا:

"صدوق شدید فی السنة کثیر الخطأ یکتب حدیثه"

"یہ سچے اور کٹر سنی ہیں، زیادہ غلطی کرنے والے ہیں ان کی حدیث لکھی جائے گی۔" [الجرح والتعدیل لابن أبی حاتم:۳۷٤/۸]۔

یاد رہے کہ امام ابوحاتم متشددین میں سے ہیں چنانچہ

امام ذہبی رحمہ اللہ نے کہا:

"فإنه متعنت فی الرجال"

"امام ابوحاتم راویوں پر کلام کرنے میں متشدد ہیں۔" [سیر أعلام النبلاء للذهبی:۲٦۰/۱۳]۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا:

"وأبو حاتم عنده عنت"

"ابوحاتم کے یہاں تشدد ہے۔" [مقدمة فتح الباری لابن حجر:ص:٤٤۱]۔

❁ امام ابن سعد رحمہ اللہ (المتوفی: ۲۳۰) نے کہا:

"مؤمل بن إسماعیل ثقة کثیر الغلط"

"مؤمل بن اسماعیل ثقہ ہیں اور زیادہ غلطی کرنے والے ہیں۔" [الطبقات الکبری ط دار صادر:۵۰۱/۵]۔

امام ابن سعد جمہور کے خلاف جب جرح کریں تو معتبر نہیں جیسا کہ حافظ بن حجر رحمہ اللہ کی وضاحت سے معلوم ہوتا ہے۔ دیکھئے: [مقدمة فتح الباری:۳۲۲/۲]۔

❁ امام مروزی رحمہ اللہ (المتوفی: ۲۹۴) نے کہا:

"إذا انفرد بحدیث وجب أن توقف ویتثبت فیه لأنه کان سیء الحفظ کثیر الغلط"

"جب یہ کسی حدیث کی روایت میں منفرد ہوں تو توقف کیا جائے گا اور چھان بین کی جائے گی، کیونکہ یہ برے حافظہ والے تھے اور زیادہ غلطی کرتے تھے۔" [تعظیم قدر الصلاة: ۵۷٤/۲]۔

عرض ہے کہ امام مروزی نے ان کی منفرد حدیث میں توقف وتثبت کی بات کہی ہے علی الاطلاق رد کرنے کی بات نہیں کہی ہے۔ یاد رہے کہ ابوحنیفہ پر بھی "سیء الحفظ" کی جرح کی گئی ہے دیکھئے: ص ۲۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ امام نسائی رحمہ اللہ (المتوفی:۳۰۳) نے کہا:

"مؤمل بن إسماعيل كثير الخطأ"

"مؤمل بن اسماعیل زیادہ غلطی کرنے والے تھے۔" [سنن النسائی الکبری: ۲۶/۶]۔

یاد رہے کہ امام نسائی رحمہ اللہ جرح کرنے میں متشدد ہیں چنانچہ:

امام ذہبی نے ایک مقام پر کہا:

"والنسائى مع تعنته فى الرجال، فقد احتج به"

"امام نسائی نے راویوں پر جرح میں متشدد ہونے کے باوجود ان سے حجت پکڑی ہے" [میزان الاعتدال: ۴۳۷/۱]۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا:

"وقد احتج به النسائى مع تعنته"

"امام نسائی نے متشدد ہونے کے باوجود ان سے حجت پکڑی ہے۔" [مقدمة فتح الباری لابن حجر:ص:۳۸۷]۔

❁ امام زکریا بن یحییٰ الساجی رحمہ اللہ (المتوفی:۳۰۷) نے کہا:

"صدوق كثير الخطأ"

"یہ سچے ہیں اور زیادہ غلطی کرنے والے ہیں۔" [تهذيب التهذيب لابن حجر: ۳۳۹/۱۰]۔

یاد رہے کہ امام ساجی بھی جرح کرنے میں متشدد ہیں کیونکہ آپ نے بہت سارے رواۃ پر بلاوجہ کلام کیا ہے جیسا کہ امام ذہبی اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کئی مقامات پر وضاحت کی ہے مثلاً:

امام ذہبی رحمہ اللہ نے ایک مقام پر کہا:

"وضعفه زكريا الساجى بلا مستند"

"زکریا ساجی نے انہیں بغیر کسی دلیل کے ضعیف کہا ہے۔" [میزان الاعتدال للذهبی: ۴۷/۱]۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی ایک مقام پر کہا:

"ضعفه الساجى بلا حجة"

"ساجی نے انہیں بغیر کسی دلیل کے ضعیف کہا ہے۔" [مقدمة فتح الباری لابن حجر:ص:۴۶۳]۔

امام ساجی رحمہ اللہ سے متعلق اس طرح کی بات کئی مقامات پر کہی گئی ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ امام ساجی جرح میں متشدد ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موثقین کے اقوال

(۲۵ پچیس محدثین سے مؤمل بن اسماعیل کی توثیق)

(۱) امام ابن معین رحمہ اللہ (المتوفی:۲۳۳)

آپ نے کہا:

"ثقة"

"آپ ثقہ ہیں۔" [تاریخ ابن معین، روایة الدوری:۶۰/۳]۔

(۲) امام علی بن المدینی رحمہ اللہ (المتوفی:۲۳۴)

آپ نے مؤمل سے روایت لی ہے۔دیکھیں:[التاریخ الکبیر للبخاری:۲۸۸/۱]۔(نیز دیگر کتب رجال)

اور امام ابن المدینی صرف ثقہ سے ہی روایت کرتے ہیں۔دیکھئے:[تہذیب التہذیب لابن حجر:۱۱٤/۹]۔ نیز دیکھیں:[مقدمة فتح الباری لابن حجر:ص:٤۳۵]۔

(۳) امام إسحاق بن راہویہ (المتوفی:۲۳۸)

آپ نے کہا:

"كان ثقة"

آپ ثقہ تھے۔[المزکیات لابی اسحاق المزکی:ص:۸۲وسندہ حسن]۔

(۴) امام أحمد بن حنبل رحمہ اللہ (المتوفی:۲۴۱)

آپ نے مؤمل بن اسماعیل سے روایت کیا ہے۔دیکھئے:[مسند أحمد ط المیمنیة:۲٦۹/۱]۔

اور امام احمد رحمہ اللہ بھی صرف ثقہ سے روایت کرتے ہیں۔

عبداللہ بن أحمد بن حنبل رحمہ اللہ نے کہا:

"كان أبي إذا رضي عن إنسان و كان عنده ثقة حدث عنه"

میرے والد جب کسی انسان سے راضی ہوتے اور وہ ان کے نزدیک ثقہ ہوتا تو اس سے روایت کرتے تھے۔[العلل ومعرفة الرجال لأحمد:۲۳۸/۱]۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ہیثمی رحمہ اللہ نے کہا:

"روی عنه أحمد، وشيوخه ثقات"

"ان سے امام احمد نے روایت کیا ہے اور امام احمد کے تمام اساتذہ ثقہ ہیں۔" [مجمع الزوائد ومنبع الفوائد : ۱۹۹/۱]۔

نیز دیکھئے: [التنکیل بما فی تأنیب الکوثری من الأباطیل :۶۵۹/۲]۔

جناب ظفر احمد تھانوی حنفی نے کہا:

"وکذا شيوخ احمد کلهم ثقات"

"اسی طرح امام احمد کے تمام اساتذہ ثقہ ہیں۔" [قواعد فی علوم الحدیث: ص:۲۱۸]۔

(۵) امام بخاری رحمہ اللہ (المتوفی:۲۵۶)

آپ نے صحیح بخاری میں ان سے استشہاد کیا ہے۔ دیکھئے: [صحیح البخاری :رقم:۲۷۰۰]۔

امام مزی رحمہ اللہ نے کہا:

"استشهد به البخاری"

"امام بخاری نے ان سے استشہاداً روایت لی ہے۔" [تہذیب الکمال للمزی:۱۷۹/۲۹]۔

اور امام بخاری رحمہ اللہ جس سے استشہاداً روایت لیں وہ عام طور سے ثقہ ہوتا ہے۔

محمد بن طاہر ابن القیسرانی رحمہ اللہ (المتوفی:۵۰۷) کہتے ہیں:

"بل استشهد به فی مواضع ليبين انه ثقه"

"امام بخاری رحمہ اللہ نے ان (حماد بن سلمہ) سے صحیح بخاری میں کئی مقامات پر استشہاداً روایت کیا ہے یہ بتانے کے لئے کہ یہ ثقہ ہیں۔" [شروط الأئمة الستة:۱۸]۔

(۶) امام أبوداؤد رحمہ اللہ (المتوفی:۲۷۵)

آپ سے ابوعبید نے نقل کرتے ہوئے کہا:

"سألت أبا داؤد عن مؤمل بن إسماعيل ، فعظمه ورفع من شأنه الا انه يهم فی الشیء"

"میں نے امام ابوداؤد سے مؤمل کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس راوی کی عظمت شان کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کیا اور کہا: لیکن یہ بعض چیزوں میں غلطی کرتے ہیں۔'' [تهذيب الكمال للمزی: ۱۷۸/۲۹]۔

امام داؤد نے صرف معمولی جرح کی اور اس کے ساتھ ان کی عظمتِ شان کو بیان کیا ہے یہ سیاق اس بات کی دلیل ہے کہ امام ابوداؤد کے نزدیک مؤمل ثقہ ہیں۔

(۷) امام ترمذی رحمہ اللہ (المتوفی: ۲۷۹)

آپ نے مؤمل کی ایک حدیث کے بارے میں کہا:

''حسن صحیح''

''حدیث حسن صحیح ہے۔'' [سنن الترمذی ت شاکر: ۲۷۴/۲ رقم: ۴۱۵]۔

(۸) امام ابن جریر الطبری رحمہ اللہ (المتوفی: ۳۱۰)

آپ نے مؤمل بن اسماعیل کی ایک روایت کے بارے میں کہا:

''صح منها عندنا سنده''

''ان احادیث کی سند ہمارے نزدیک صحیح ہے۔'' [تهذيب الآثار مسند عمر، للطبری: ۸/۱ ایضا: ۲۱/۱]۔

(۹) امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (المتوفی: ۳۱۱)

آپ نے مؤمل کی کئی احادیث کو اپنی صحیح میں نقل کیا ہے جن میں سے ایک زیر بحث حدیث بھی ہے۔

(۱۰) امام بغوی رحمہ اللہ (المتوفی: ۳۱۷)

آپ نے مؤمل کی ایک حدیث کے بارے میں کہا:

''صحيح''

''یہ صحیح ہے۔'' [شرح السنة للبغوی: ۳۷۷/۶]۔

(۱۱) امام ابن حبان رحمہ اللہ (المتوفی: ۳۵۴)

آپ نے انہیں ثقات میں ذکر کیا ہے۔ [الثقات لابن حبان ت االعثمانية: ۱۸۷/۹]۔ دیکھئے: ص ۲۰۔

(۱۲) امام أبوبکر، الإسماعیلی (المتوفی: ۳۷۱)

امام اسماعیلی نے مستخرج علی صحیح البخاری میں مؤمل کی روایت درج کی ہے۔ دیکھئے: [فتح الباری لابن حجر: ۳۳/۱۳]۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۳) امام دارقطنی رحمہ اللہ (المتوفی:۳۸۵)

آپ نے مؤمل بن اسماعیل کی ایک حدیث کے بارے میں کہا:

"إسناده صحيح"

"اس کی سند صحیح ہے۔" [سنن الدارقطني:۲/۱۸٦]۔

(۱۴) امام ابن شاہین رحمہ اللہ (المتوفی:۳۸۵)

آپ نے کہا:

"مؤمل المكي ثقة قاله يحيى"

"مؤمل مکی ثقہ ہے امام ابن معین نے یہی کہا۔" [تاريخ أسماء الثقات لابن ابن شاهين:ص:۲۳۱]۔

(۱۵) امام حاکم رحمہ اللہ (المتوفی:۴۰۵)

آپ نے مؤمل کی ایک حدیث کے بارے میں کہا:

"هذا حديث صحيح الإسناد"

"یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔" [المستدرك على الصحيحين للحاكم :(ط مقبل)۲/٦٤٨]۔

(۱٦) امام ابن حزم رحمہ اللہ (المتوفی:۴۵٦)

آپ نے محلی میں اس کی روایت سے حجت پکڑی ہے۔ دیکھئے: [المحلى لابن حزم:٤/٧٤]۔

اور آپ نے اس کتاب کے مقدمہ میں کہا:

"وليعلم من قرأ كتابنا هذا أننا لم نحتج إلا بخبر صحيح من رواية الثقات"

"ہماری یہ کتاب پڑھنے والا جان لے کہ ہم نے صرف ثقہ رواۃ کی صحیح روایت سے ہی حجت پکڑی ہے۔" [المحلى لابن حزم:۱/۲۱]۔

(۱۷) امام ابن القطان رحمہ اللہ (المتوفی:٦۲۸)

آپ نے مؤمل کی ایک حدیث کے بارے میں کہا:

"وإسناده حسن"

"اس کی سند حسن ہے۔" [بيان الوهم والإيهام في كتاب الأحكام:٥/٨٤]۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۸) امام ضیاء المقدسی رحمہ اللہ (المتوفی:۶۴۳)

امام ضیاء المقدسی رحمہ اللہ (المتوفی:۶۴۳) نے الأحادیث المختارۃ میں ان کی روایت لی، دیکھئے:

[المستخرج من الأحاديث المختارة مما لم يخرجه البخاري ومسلم في صحيحيهما : ٣٨٨/٢،رقم:٧٧٤ وقال المحقق اسناده حسن]۔

(۱۹) امام منذری رحمہ اللہ (المتوفی:۶۵۶)

آپ نے مؤمل کی ایک حدیث کے بارے میں کہا:

”رواه البزار بإسناد حسن“

”اسے بزار نے حسن سند سے روایت کیا ہے۔“[الترغيب والترهيب للمنذري:١١٨/٤]۔

(۲۰) امام ابن قیم رحمہ اللہ (المتوفی:۷۵۱)

آپ نے مؤمل کی ایک حدیث کے بارے میں کہا:

”رواه ابن ماجة بإسناد حسن“

”اسے ابن ماجہ نے حسن سند سے روایت کیا ہے۔“[إغاثة اللهفان : ٣٤٢/١]۔

(۲۱) امام ذہبی رحمہ اللہ (المتوفی:۷۴۸) نے کہا:

”كان من ثقات البصريين“

”یہ بصرہ کے ثقہ لوگوں میں سے تھے۔“[العبر في خبر من غبر : ٣٥٠/١]۔

(۲۲) امام ابن کثیر رحمہ اللہ (المتوفی:۷۷۴)

آپ نے مؤمل کی ایک روایت کے بارے میں کہا:

”هذا إسناد صحيح“

”یہ سند صحیح ہے۔“[تفسير ابن كثير /دار طيبة :٥٢/٣]۔

(۲۳) امام ابن الملقن رحمہ اللہ (المتوفی:۸۰۴) نے کہا:

”مؤمل بن إسماعيل صدوق وقد تكلم فيه“

”مؤمل بن اسماعیل صدوق ہے اوران کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔“[البدر المنير لابن الملقن:٦٥٢/٤]۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۴) امام ہیثمی رحمہ اللہ (المتوفی:۸۰۷)

آپ نے کہا:''**مؤمل بن إسماعيل، وهو ثقة وفيه ضعف**''

''مؤمل بن اسماعیل ثقہ ہیں اوران میں ضعف ہے۔'' [مجمع الزوائد للهيثمی:۱۱۱/۸]۔

نیز مؤمل ہی کی سند سے منقول ابوموسی الاشعری کی روایت کے بارے میں کہا:

''**رواه الطبراني في الصغير، ورجاله وثقوا، وفي بعضهم كلام لا يضر**''

''اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اس کے رجال مؤثق ہیں اور بعض میں ایسا کلام ہے جو مضر نہیں''

[مجمع الزوائد ومنبع الفوائد۷/۲۶۳، نیز دیکھیں :المعجم الصغير للطبرانی ۱/۱۳۳]

(۲۵) امام بوصیری رحمہ اللہ (المتوفی:۸۴۰)

آپ نے مؤمل کی ایک حدیث کے بارے میں کہا:''**هذا إسناد حسن**''

''یہ سند حسن ہے۔'' [اتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة :۶/۱۶۵]۔

ترجیح

گذشتہ سطور میں جارحین اور موثقین دونوں کے اقوال پیش کئے جا چکے ہیں۔ان تمام اقوال کو بنظر غائر پڑھنے کے بعد ہر شخص اسی نتیجے پر پہونچے گا کہ مؤثقین کے اقوال ہی راجح ہیں۔چنانچہ جرح وتعدیل میں تعارض کے وقت ترجیح کے جو بھی اصول ہیں، ہر اصول کی روشنی میں مؤثقین کے اقوال ہی راجح قرار پائیں گے تفصیل ملاحظہ ہو:

متشددین اور معتدلین کے اعتبار سے

جرح وتعدیل میں تعارض کے وقت اگر جرح متشددین کی طرف سے ہو تو وہ رد کردی جاتی ہے۔

اس اصول کے تحت بھی مؤمل بن اسماعیل پر کی گئی جرح قابل رد ہوگی کیونکہ ان پر خطاء کثیر کی جرح کرنے والوں کی اکثریت متشددین کی ہے جیسا کہ متعلقہ مقامات پر وضاحت کی جا چکی ہے۔

اور توثیق کرنے والوں میں امام احمد وغیرہ معتدلین میں سے ہیں۔بلکہ توثیق کرنے والوں میں کئی ایک متشددین میں سے بھی ہیں اور متشددین جب توثیق کرتے ہیں تو ان کی توثیق بہت زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ جرح مفسر اور جرح غیر مفسر کے اعتبار سے

اگر مفسر اور غیر مفسر کے لحاظ سے ترجیح دی جائے تو بھی مؤمل بن اسماعیل کی توثیق ہی راجح ہوگی۔ کیونکہ جن لوگوں نے ان پر مفسر جرح کی ہے ان کی تفسیر میں اختلاف ہے۔ بعض نے زیادہ غلطی کرنے والا کہا ہے جبکہ بعض نے معمولی غلطی کرنے والا کہا ہے اور اصولی طور پر انہیں کی بات راجح ہے۔ تفصیل ملاحظہ ہو:

زیادہ غلطی کرنے کا الزام درج ذیل لوگوں نے لگایا ہے:

۱: امام ابوحاتم: كثير الخطأ (زیادہ غلطی کرنے والے تھے)۔

۲: امام ابن سعد: كثير الغلط (زیادہ غلطی کرنے والے تھے)۔

۳: امام مروزی: كثير الغلط (زیادہ غلطی کرنے والے تھے)۔

۴: امام نسائی: كثير الخطاء (زیادہ غلطی کرنے والے تھے)۔

۵: ساجی: كثير الخطاء (زیادہ غلطی کرنے والے تھے)۔

اس کے برخلاف معمولی غلطی کا الزام درج ذیل لوگوں نے لگایا ہے:

۱: امام احمد: مؤمل كان يخطيء (غلطی کرتے تھے (یعنی کبھی کبھار)۔

۲: امام ابوداؤد: يهم في الشيء (بعض چیزوں میں وہم کے شکار ہوتے تھے)۔

۳: امام ابن حبان: ربما أخطأ (کبھی کبھار غلطی کرتے تھے)۔

۴: امام ہیثمی: ثقة و فيه ضعف (ثقہ ہیں لیکن ان میں ضعف ہے ضعف سے مراد معمولی غلطی ہے)۔

۵: ابن قانع: صالح يخطيء (غلطی کرتے تھے (یعنی کبھی کبھار)۔

ان تمام اقوال کے حوالے گذشتہ سطور میں پیش کیے جا چکے ہیں۔

غور فرمائیں کہ جن محدثین نے بھی ان پر مفسر جرح کی ہے وہ آپس میں متفق نہیں ہیں بلکہ بعض مؤمل کو زیادہ غلطی کرنے والا بتلا رہے ہیں اور بعض معمولی غلطی کرنے والا بتلا رہے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ان دونوں گروہوں میں سے کس گروہ کی بات راجح ہے۔ تو درج ذیل امور کی بنا پر معمولی غلطی کی جرح کرنے والوں ہی کی بات راجح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ **اولاً:**۔زیادہ غلطی کرنے کی جرح جن محدثین نے کی ہے ان میں سے اکثر متشددین میں شمار ہوتے ہیں اور معتدلین کے خلاف متشددین کی جرح قابل قبول نہیں ہوتی۔

❁ **ثانیاً:**۔کم غلطی کی جرح کرنے والوں میں امام ابن حبان جیسے متشدد بھی ہیں اور متشدد جب توثیق کریں تو ان کی توثیق کی زیادہ اہمیت ہوتی ہے۔بنابریں جب ابن حبان جیسے متشدد بھی مؤمل کو معمولی غلطی کرنے والا بتلا رہے ہیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کی غلطیاں زیادہ نہیں تھیں ورنہ ابن حبان رحمہ اللہ جیسے متشدد ان پر صرف معمولی جرح نہ کرتے۔

یہیں سے یہ بھی معلوم ہوگیا امام ابن حبان نے ان کی توثیق میں تساہل سے کام نہیں لیا ہے بلکہ ان کی روایات کی چھان بین کرنے کے بعد انہیں ثقہ کہا اور انہیں معمولی غلطی کرنے والا بتلایا ہے۔امام ابن حبان کی اس طرح کی توثیق کو مبنی بر تساہل نہیں کہا جائے گا کیونکہ یہ توثیق ان کے شاذ اصول (مجاہیل کی توثیق) پر مبنی نہیں بلکہ استقراء پر مبنی ہے۔دیکھیں:[التنکیل بمافی تانیب الکوثری من الأباطیل:۲/ ۶۶۹]

❁ **ثالثاً:**۔معمولی غلطی کی جرح کرنے والوں میں سے امام احمد،مؤمل بن اسماعیل کے شاگرد ہیں یعنی مؤمل کے بارے میں اچھی طرح واقف ہیں جبکہ زیادہ جرح کرنے والوں میں کوئی بھی مؤمل کا شاگرد نہیں ہے اس لئے ظاہر ہے وہ مؤمل کے بارے میں مؤمل کے شاگردوں سے بہتر رائے نہیں دے سکتے۔

❁ جمہور کے اعتبار سے

اگر جرح وتعدیل کے اقوال میں تعارض کے وقت تطبیق یا ترجیح کی کوئی صورت نہیں ہوتی ہے تو جمہور کے قول کو راجح قرار دیا جاتا ہے۔اس لئے اس اعتبار سے دیکھا جائے تو بھی مؤمل بن اسماعیل کی توثیق ہی راجح ہوگی کیونکہ انہیں ثقہ کہنے والوں کی تعداد ان پر جرح کرنے والوں سے کہیں زیادہ ہے۔

احناف کی گواہی

احناف میں سے بھی کئی ایک نے مؤمل بن اسماعیل کو ثقہ تسلیم کیا ہے۔چنانچہ:

❁ مولانا ظفر احمد عثمانی حنفی مؤمل عن سفیان والی ایک سند کے بارے میں لکھتے ہیں:

”رجاله ثقات“

”اس کے رجال ثقہ ہیں“[اعلاء السنن: ج:۲،ص:۹۱۵]۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۞ علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ مؤمل کی ایک حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں:

"إسناده صحيح"

"اس کی سند صحیح ہے۔" [عمدة القاری ج:۸،ص:۱۹۷]۔

۞ دیوبندی حضرات کی کتاب "حدیث اوراہل حدیث" میں کئی جگہ مؤمل بن اسماعیل کی حدیث کو اپنی دلیل میں پیش کیا گیا مثلا دیکھئے: حدیث اوراہل حدیث: ص۲۷۰،حدیث نمبر(۳) اسی حدیث کی سند میں "مؤمل بن اسماعیل" موجود ہے دیکھئے:[شرح معانی الآثار: ج۱ ص۱۹۶]۔

۞ دیوبندیوں کی کتاب "نماز پیمبر" میں بھی ص۲۵۰ پر پنجوقتہ نمازوں سے پہلے اور بعد کی سنتوں سے متعلق ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث نقل کی گئی ہے اس کی سند میں بھی "مؤمل بن اسماعیل" موجود ہے۔ دیکھئے: سنن ترمذی: ابواب الصلاۃ: باب ما جاء فيمن صلى في يوم وليلة ثنتي عشرة ركعة من السنة، ماله فيه من الفضل، حدیث رقم (۴۱۵)۔

یہ حدیث مسلم میں بھی مختصرا موجود ہے لیکن مسلم میں وہ تفصیلات نہیں ہیں جو ترمذی کی حدیث میں ہیں۔

۞ **فائدة**

بعض احناف مؤمل سے متعلق بعض جرح مفسر لیکر اسے ترجیح دینے کی کوشش کرتے ہیں، ہم واضح کر چکے ہیں کہ مؤمل پر کی گئی جرح مفسر میں بھی اختلاف ہے۔

لیکن امام ابوحنیفہ سے متعلق امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے مفسر جرح کرتے ہوئے کہا:

"ولم يسنده غير أبي حنيفة وهو سيء الحفظ عند أهل الحديث"

"اسے ابوحنیفہ کے علاوہ کسی نے مسند بیان نہیں کیا ہے اور وہ محدثین کے نزدیک سیء الحفظ ہیں۔" [التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد: ۱۱/۴۸]

اس جرح مفسر کے بارے میں احناف کیا فرمائیں گے؟ یادرہے کہ اس جرح مفسر کے خلاف کسی بھی امام نے ابوحنیفہ کی توثیق نہیں کی ہے۔